ماں چھوٹی سی میت پہ یہ رو رو کے پکاری ۔ اے شہؑ کی یتیما
پردیس میں کیا تم بھی خفا ہو گئی پیاری ۔ اے شہؑ کی یتیما

۱) ہے زخم جو کانوں میں دِکھادو وہ پدر کو ۔ رُخسار دِکھادو
اور پیٹ پہ دُرّوں کے نشاں ماں گئی واری ۔ اے شہؑ کی یتیما

۲) چَین آگیا لپٹ کے سرِ شاہِ زماں کو ۔ کیا اِس لیے چُپ ہو
تھی باپ کی فُرقت میں صدا گریا و زاری ۔ اے شہؑ کی یتیما

۳) زندانِ بلا میں ہے قیامت کا اندھیرا ۔ ماں کیا کرے دُکھیا
غُربت میں ہے بے گور و کفن لاش تمہاری ۔ اے شہؑ کی یتیما

۴) روتی تھی شب و روز پدر کے لیے اے جان ۔ مادر گئی قربان
کیا پاتے ہی سر خُلد گئی تیری سواری ۔ اے شہؑ کی یتیما

۵) کُملا گیا کس واسطے یہ پھول سا چہرا ۔ کیا حال ہے تیرا
افسوس سوئے خُلد تو پیاسی ہی سِدھاری ۔ اے شہؑ کی یتیما